حضرت محمدؐ ابراہیمؑ کی دعا کا نتیجہ ہیں

پروفیسر غازی احمد (سابق کرشن لعل نو مسلم)

رسول اول حضرت آدم علیہ السلام سے اس سنت مستمرہ کا پتہ چلتا ہے کہ کوئی عمل صالح سر انجام دیتے ہوئے باتکمیل کے وقت خلوص دل کے ساتھ جو دعا کی جائے بارگاہ ایزدی میں شرف استجابت سے ہمکنار ہوتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے بھی واضح ہے کہ نیک عمل کی تکمیل پر اللہ رب العزت کے حضور میں خلوص کے ساتھ جو دعا کی جائے شرف قبولیت سے مستفیض ہوتی ہے اسی بنا پر ہر مسلمان نماز کی تکمیل پر اور افطاری کے وقت دعا کرتے ہیں، ہر عبادت کی تکمیل پر دعا کرنا مسنون ہے۔

اب ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے احوال پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں حضرات کو ایک عمل عظیم کا حکم دیا کہ مکہ مکرمہ کی بے آب وگیاہ وادی میں بیت اللہ کی تعمیر کریں، تاکہ وہ لوگ وہاں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مستفیض ہوں اور دینی و دنیاوی مقاصد میں فوز و کامرانی سے بہرہ یاب ہوں، اس واقعہ کے متعلق قرآن حکیم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ O رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُO

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ۝ (۱)

اور یاد کرو جب حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السلام بیت اللہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے تو ساتھ ساتھ دعا کرتے جاتے تھے، اے ہمارے رب ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے، آپ سب کی سننے والے اور سب کچھ جاننے والے ہیں، اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا مطیع فرمان بنائیں، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھائیں جو آپ کی مطیع فرمان ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طور واطوار بتائیں اور ہماری کوتاہیوں سے درگذر فرمائیں آپ بڑے معاف کرنے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔

اے ہمارے رب! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک ایسا رسول مبعوث فرمائیں جو انہیں آپ کی آیات سنائے، ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگی سنوار دے آپ بڑی قدرت اور حکمت کے مالک ہیں۔

متذکرہ بالا آیات سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی فلاح اور رشد وہدایت کے لئے ایک ایسے دینی مرکز کا قیام چاہتے تھے، جہاں سے نور وہدایت کی کرنیں پھوٹیں اور تمام روئے زمین کو منور کردیں اسی لئے دونوں حضرات کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا۔

فرمان الٰہی کے مطابق دونوں باپ بیٹے تعمیر بیت اللہ میں صدق دل سے مصروف ہوگئے اور رب تعالیٰ کے اس حکم کی بجا آوری کے دوران میں دعاؤں سے متمتع ہو۔ ت رہے، دونوں حضرات کو وثوق تھا کہ رب تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس عظیم ورفیع مر کی تعمیر کرتے ہوئے ہماری دعائیں ضرور شرفِ قبولیت سے بہرہ ور ہوں گی۔